احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 17

منگل 27 اپریل 2004ء

روزنامہ

C.P.L 29

ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 27 اپریل 2004ء 6 ربیع الاول 1425 ہجری - 27 شہادت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 91

بالوں کی صفائی

آنحضرت ﷺ ایک بار مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جس کے سر اور داڑھی کے بال بہت پراگندہ تھے رسول اللہؐ نے اس کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ باہر جا کر بال سنوار کر آؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ واپس آیا تو آپؐ نے فرمایا اب یہ کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ آدمی پراگندہ بالوں کے ساتھ اس طرح لگے کہ شیطان ہے۔

(موطا۔ کتاب الجامع باب اصلاح الشعر حدیث نمبر:1494)

پاکیزگی، طہارت اور نظافت کے بارے میں ایمان افروز دینی تعلیمات کا پُر معارف بیان

اللہ تعالیٰ کا محبوب وہی ہے جو ظاہری صفائی کے ساتھ باطنی صفائی کا بھی اہتمام کرے

اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے صفائی کریں، ربوہ کی سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23۔اپریل 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23۔اپریل 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں پاکیزگی اختیار کرنے اور اپنے ماحول میں صفائی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف دینی تعلیمات کی روشنی میں توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ انگریزی، عربی، بنگالی، جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دین حق ایک ایسا کامل اور مکمل مذہب ہے جس میں بظاہر چھوٹی نظر آنے والی بات کے متعلق بھی احکامات موجود ہیں۔ یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کی شخصیت کو بنانے اور کردار کو سنوارنے کا باعث بنتی ہیں۔ انہیں باتوں میں سے ایک پاکیزگی طہارت یا نظافت ہے اور ایک مومن میں اس کا پایا جانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو پاکیزگی اور صفائی پسند ہے اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 223 تلاوت کی اور فرمایا اصل اللہ تعالیٰ کا محبوب انسان اس وقت بنتا ہے جب توبہ و استغفار سے اپنی باطنی صفائی کا بھی ظاہری صفائی کے ساتھ اہتمام کرے۔ ہم میں سے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ ایمان کا دعویٰ کرنے کے بعد ہم اپنی ظاہری و باطنی صفائی کی طرف خاص توجہ دیں۔ تاکہ ہماری روح و جسم ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والی ہو۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا اقتباس پیش فرمایا جس میں حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

حضور انور نے صفائی کے بارے میں چند احادیث پیش فرمائیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا ایمان کا حصہ ہے ایک اور جگہ فرمایا پاکیزگی اختیار کرنا نصف ایمان ہے۔ حضور انور نے احمدیوں کو اپنے ماحول میں صفائی کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی اور فرمایا ربوہ میں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے جہاں ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ تزئین ربوہ کمیٹی ربوہ کو سرسبز بنانے کیلئے کافی کوشش کر رہی ہے۔ پودے، درخت اور گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ اردگرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آ رہا ہوگا اور دوسری طرف کوڑا کرکٹ کے ڈھیر۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے صفائی کریں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ جلسے کے دنوں میں ربوہ کو سجا کے رکھو یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے۔ حضور انور نے قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھنے کی تلقین فرمائی اور دنیا بھر میں جماعتی عمارات کے اردگرد ماحول کی صفائی اور سبزہ لگانے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں صفائی کی مختلف اقسام اور ان کو اختیار کرنے کے طریقوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور فرمایا دینی تعلیم کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا اپنے ظاہری رکھ رکھاؤ سے اظہار ضروری ہے لیکن غریبوں کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں۔ حضور انور نے جمعہ کے دن غسل کرنے کی اہمیت، دانتوں کی صفائی، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا، کلی کرنا، بیوت الذکر کے ماحول کی صفائی کے متعلق آنحضرت ﷺ کی احادیث پیش کیں۔ حضور انور نے خطبہ کے آخر پر حضرت مسیح موعود کا صفائی کے ضمن میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ظاہری اور باطنی صفائی کی طرف توجہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

حفظ قرآن کی سعادت

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدرسۃ الحفظ برائے طالبات (نظارت تعلیم) کی طالبہ زاہدہ ماہم داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد ناصر صاحب نے ایک سال 11 دن میں قرآن کریم مکمل حفظ کر لیا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بہت مبارک فرمائے نیز برکات وانوار قرآن سے زیادہ سے زیادہ بہرہ ور فرمائے۔ آمین

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ادارہ خدمت خلق مرکز عطیہ خون و کلینیکل پتھالوجی لیبارٹری ربوہ میں ایک عدد تجربہ کار اور کوالیفائیڈ لیبارٹری ٹیکنیشن کی آسامی خالی ہے۔ ضرورت مند احباب سادہ کاغذ پر درخواست بنام صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھ کر صدر صاحب حلقہ یا امیر صاحب ضلع سے تصدیق کروا کر فوری رابطہ کریں۔

رابطہ ایوان محمود ربوہ فون: 04524-212349

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

گلشن احمد نرسری کی سہولیات

موسم گرما کے خوبصورت پھولوں کی تازہ ورائٹی کلفہ فائٹولاکا، زینیا، کوچیا وغیرہ دستیاب ہیں۔ پھلدار پودے مثلاً خوبانی، بادام، آلو بخارا، بگو گوشہ، جاپانی پھل، آم بیری اور چیکو وغیرہ دستیاب ہیں۔ گھاس کٹائی اور سپرے وغیرہ کروانے کا انتظام موجود ہے۔ گھاس لگوانے کے لئے اپنے گھر کے لان کو خوبصورت بنانے کیلئے خدمات حاصل کریں۔ تازہ پھولوں سے تیار گجرے، ہار، بوکے وغیرہ خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔ (انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو معاف کروگے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں تمہاری عزت پہلے سے زیادہ قائم کرے گا

آج اگر اخلاق کے اعلیٰ نمونے کوئی دکھا سکتا ہے تو وہ احمدی ہیں جنہوں نے ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کے لئے زمانے کے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی ہے

معاشرے میں عفو و درگزر کے قیام کے سلسلہ میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 20 فروری 2004ء بمقام بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران آیت:135 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

معاشرے میں جب برائیوں کا احساس مٹ جائے تو ایسے معاشرے میں رہنے والا ہر شخص کچھ نہ کچھ متاثر ضرور ہوتا ہے اور اپنے نفس کے بارے میں، اپنے حقوق کے بارے میں زیادہ حساس ہوتا ہے اور دوسرے کی غلطی کو ذرا بھی معاف نہیں کرنا چاہتا، چنانچہ دیکھ لیں، آج کل کے معاشرے میں کسی سے ذرا سی غلطی سرزد ہو جائے تو ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے چاہے اپنے کسی قریبی عزیز سے ہی ہو اور بعض لوگ کبھی بھی اس کو معاف کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اسی وجہ سے پھر خاوند بیوی کے جھگڑے، بہن بھائیوں کے جھگڑے، ہمسایوں کے جھگڑے، کاروبار میں حصہ داروں کے جھگڑے، زمینداروں کے جھگڑے ہوتے ہیں حتیٰ کہ بعض دفعہ راہ چلتے نہ جان نہ پہچان ذرا سی بات پہ جھگڑا شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک راہ گیر کا کندھا رش کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ٹکرا گیا، کسی پر پاؤں پڑ گیا تو فوراً دوسرا آنکھیں سرخ کر کے کوئی نہ کوئی سخت بات اس سے کہہ دیتا ہے پھر دوسرا بھی کیونکہ اسی معاشرے کی پیداوار ہے، اس میں بھی برداشت نہیں ہے، وہ بھی اسی طرح کے الفاظ الٹا کے اس کو جواب دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ پھر بات بڑھتے بڑھتے سر پھٹول اور خون خرابہ شروع ہو جاتا ہے۔ پھر بچے کھیلتے کھیلتے لڑ پڑیں تو بڑے بھی بلاوجہ بیچ میں کود پڑتے ہیں اور پھر وہ حشر ایک دوسرے کا ہو رہا ہوتا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ اور اس معاشرے کی بے صبری اور معاف نہ کرنے کا اثر غیر محسوس طریق پر بچوں پر بھی ہوتا ہے، گزشتہ دنوں کسی کالم نویس نے ایک کالم میں لکھا تھا کہ ایک باپ نے یعنی اس کے دوست نے اپنے ہتھیار صرف اس لئے بیچ دیئے کہ محلے میں بچوں کی لڑائی میں اس کا دس گیارہ سال کا بچہ اپنے ہم عمر سے لڑائی کر رہا تھا کچھ لوگوں نے بیچ بچاؤ کروا دیا۔ اس کے بعد وہ بچہ گھر آیا اور اپنے باپ کا ریوالور یا کوئی ہتھیار لے کے اپنے دوسرے ہم عمر کو قتل کرنے کے لئے باہر نکلا۔ اس نے لکھا ہے کہ شکر ہے پستول نہیں چلا، جان بچ گئی۔ لیکن یہ ماحول اور لوگوں کے رویے معاشرے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اور معاشرے کی یہ کیفیت ہے اس وقت کہ بالکل برداشت نہیں معاف کرنے کی بالکل عادت نہیں، اور یہ واقعہ جو میں نے بیان کیا ہے پاکستان کا ہے لیکن یہاں یورپ میں بھی ایسے ملتے جلتے بہت سے واقعات ہیں جن کی مثالیں ملتی ہیں۔ بعض دفعہ اخباروں میں آ جاتا ہے۔ تو جب اس قسم کے حالات ہوں تو سوچیں کہ ایک احمدی کی ذمہ داری کس حد تک بڑھ جاتی ہے۔ اپنے آپ کو، اپنی نسلوں کو اس بگڑتے ہوئے معاشرے سے بچانے کے لئے بہت کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمارے لئے کس قدر ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم قرآنی تعلیم پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو آسائش میں خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی، اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس میں احسان کرنے والوں کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ جب تم یہ نہیں دیکھو گے کہ تمہاری ضروریات پوری ہوتی ہیں کہ نہیں تمہیں مالی کشائش ہے یا نہیں اور ہر حال میں اپنے بھائیوں کا خیال رکھو گے تو نیکی کرنے کی روح پیدا ہوگی اور پھر فرمایا کہ ایک بہت بڑا خلق تمہارا غصے کو دبانا ہے۔ اور لوگوں سے عفو کا سلوک کرنا ہے اور ان سے درگزر کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم لوگوں سے عفو کا سلوک کروگے معاف کرنے کی عادت ڈالو گے، اس لئے کہ معاشرے میں فتنہ نہ پھیلے، اس لئے کہ تمہارے اس سلوک سے شاید جس کو تم معاف کر رہے ہو اس کی اصلاح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے میں محبت کرتا ہوں۔

آج کل کے معاشرے میں جہاں ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہے یہ خُلق تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور بھی پسندیدہ ٹھہرے گا اور آج اگر یہ اعلیٰ اخلاق کوئی دکھا سکتا ہے تو احمدی ہی ہے۔ جنہوں نے ان احکامات پر عمل پیرا ہونے کے لئے زمانے کے امام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عفو کے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر مختلف جگہوں پر قرآن کریم میں اس بارے میں احکامات دیئے ہیں، مختلف معاملات کے بارے میں، مختلف سورتوں میں۔ میں ایک دو اور مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (سورۃ الاعراف:200) یعنی عفو اختیار کر، معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔ یہاں فرمایا معاف کرنے کا خُلق اختیار کرو اور اچھی باتوں کا حکم دو اگر کسی سے زیادتی کی بات دیکھو تو درگزر کرو۔ فوراً غصہ چڑھا کر لڑنے بھڑنے پر تیار نہ ہو جایا کرو اور ساتھ یہ بھی کہ جو زیادتی کرنے والا ہے اس کو بھی آرام سے سمجھاؤ کہ دیکھو تم نے ابھی جو باتیں کی ہیں مناسب نہیں ہیں اور اگر وہ باز نہ آئے تو وہ جاہل شخص ہے، تمہارے لئے یہی مناسب ہے کہ پھر ایک طرف ہو جاؤ چھوڑ دو اس جگہ کو اور اس کو بھی اس کے حال پر چھوڑ دو۔ دیکھیں کہ یہ کتنا پیارا حکم ہے اگر کسی طرح عفو اختیار کیا جائے تو سوال ہی نہیں ہے کہ معاشرے میں کوئی فتنہ و فساد کی صورت پیدا ہو۔ لیکن یہاں پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس طرح تو پھر فتنہ پیدا کرنے والے اور فساد کرنے والوں کو کھلی چھٹی مل جائے گی، وہ شرفاء کا جینا حرام کر دیں گے۔ اور شریف آدمی پرے ہٹ جائے گا۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فساد کرنے والے معاشرے میں رہیں اور فساد بھی کرتے رہیں، ان کی اصلاح بھی تو ہونی چاہئے اگر تمہارا معاف کرنا ان کو راس نہیں آتا تو پھر ان کی اصلاح کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو بھی چھوڑا نہیں ہے دوسری جگہ حکم فرمایا ہے۔ کہ (۔) (سورۃ الشوریٰ آیت :41) بدی کا بدلہ اتنی ہی بدی ہوتی ہے اور جو معاف کرے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اور اصلاح کو مدنظر رکھے اس کا بدلہ دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوتا ہے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اب ہر کوئی تو بدی کا بدلہ نہیں لے سکتا کیونکہ اگر یہ دیکھے کہ فلاں شخص کی اصلاح نہیں ہو رہی باز نہیں آ رہا تو خود ہی اگر اس کی اصلاح کی کوشش کی جائے گی تو پھر تو اور فتنہ وفساد معاشرے میں پیدا ہو جائے گا۔ یہ تو قانون کو ہاتھ میں لینے والی باتیں ہو جائیں گی۔ اس کی وجہ سے ہر طرف لاقانونیت پھیل جائے گی۔ اس کے لئے بہرحال ملکی قانون کا سہارا لینا ہوگا، قانون پھر خود ہی ایسے لوگوں سے نپٹ لیتا ہے۔ اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر ایسے، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے والے لڑائی کرنے والے، فتنہ وفساد پیدا کرنے والے، لاقانونیت پھیلانے والے جب قانون کی گرفت میں آتے ہیں تو پھر صلح کی طرف رجوع کرتے ہیں، سفارشیں آ رہی ہوتی ہیں کہ ہمارے سے صلح کرلو تو فرمایا کہ اصل میں تو تمہارے مدنظر اصلاح ہے اگر سمجھتے ہو کہ معاف کرنے سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے تو معاف کر دو لیکن اگر یہ خیال ہو کہ معاف کرنے سے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی یہ تو پہلے بھی یہی حرکتیں کرتا چلا جا رہا ہے اور پہلے بھی کئی دفعہ معاف کیا جا چکا ہے لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگی، نا قابل اصلاح شخص ہے تو پھر بہرحال ایسے شخص کو سزا ملنی چاہئے۔ اور اس کے مطابق جماعتی نظام میں بھی تعزیر کا، سزا کا طریق رائج ہے، جب اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑو گے، جب دوسروں کے حقوق غصب کرو گے جب بھائی کی زمین یا جائیداد پر قبضہ کرنے کی کوشش کرو گے، جب بیوی پر ظلم کرو گے تو نظام کی طرف سے تو سزا ملے گی۔ جس کو سزا ملی ہو وہ درخواستیں لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ فوراً معاف کرنے والا حکم ان کے سامنے آ جاتا ہے اور اس کے مفسر بن جاتے ہیں۔ اگلی بات بھول جاتے ہیں کہ اصلاح کی خاطر سزا دینا بھی اللہ کا حکم ہے۔ **ہر احمدی کو ہر وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس بھیانک معاشرے میں اس نے بھی اپنا رویہ ٹھیک نہ کیا تو پھر حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق وہ جماعت سے کاٹا جائے گا۔ بہرحال اصلاح کی خاطر عفو سے کام لینا مستحسن ہے۔ لیکن اگر بدلہ لینا ہے تو ہر ایک کا کام نہیں ہے کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لے۔** یہ قانون کا کام ہے کہ اصلاح کی خاطر قانونی کارروائی کی جائے یا اگر نظام جماعت کے پاس معاملہ ہے تو نظام خود دیکھے گا ہر ایک کو دوسرے پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت بہرحال نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں کہا کہ چھوٹی موٹی غلطیوں سے درگزر کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے تا کہ معاشرے میں صلح جوئی کی بنیاد پڑے، صلح کی فضا پیدا ہو۔ عموماً جو عادی مجرم نہیں ہوتے وہ درگزر کے سلوک سے عام طور پر شرمندہ ہو جاتے ہیں اور اپنی اصلاح بھی کرتے ہیں اور معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی تفصیل سے ذکر کیا ہے فرماتے ہیں کہ مومنوں کو یہ عام ہدایت دی ہے کہ انہیں دوسروں کی خطاؤں کو معاف کرنا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا چاہئے مگر معاف کرنے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔ بعض لوگ نادانی سے ایک طرف نکل گئے ہیں اور بعض دوسری طرف۔ وہ لوگ جن کا کوئی قصور کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجرم کو سزا دینی چاہئے تا کہ دوسروں کو عبرت ہو اور جو قصور کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ معاف کرنا چاہئے خدا خود بھی بندے کو معاف کرتا ہے۔ تو جب خدا بندے کو معاف کرتا ہے تم بھی بندوں کے حقوق ادا کرو نا۔ وہی سلوک تمہارا بھی بندوں کے ساتھ ہونا چاہئے۔ مگر یہ سب خود غرضی کے فتوے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا معاف کرتا ہے تو بندے کو بھی معاف کرنا چاہئے وہ اس قسم کی بات اسی وقت کہتا ہے جب وہ خود مجرم ہوتا ہے۔ اگر مجرم نہ ہوتا تو ہم اس کی بات مان لیتے لیکن جب اس کا کوئی قصور کرتا ہے تب وہ یہ بات نہیں کہتا، اسی طرح جو شخص اس بات پر زور دیتا ہے کہ معاف نہیں کرنا چاہئے بلکہ سزا دینی چاہئے وہ بھی اسی وقت یہ بات کہتا ہے جب کوئی دوسرا شخص اس کا قصور کرتا ہے لیکن جب وہ خود کسی کا قصور کرتا ہے تب یہ بات اس کے منہ سے نہیں نکلتی۔ اس وقت وہ یہی کہتا ہے کہ خدا جب معاف کرتا ہے تو بندہ کیوں معاف نہ کرے۔ پس یہ دونوں فتوے خود غرضی پر مشتمل ہیں۔ اصل فتویٰ وہی ہو سکتا ہے جس میں کوئی اپنی غرض شامل نہ ہو اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے کہ جب کسی شخص سے کوئی جرم سرزد ہو تو تم یہ دیکھو کہ سزا دینے میں اس کی اصلاح ہو سکتی ہے یا معاف کرنے میں۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 285)

اب میں اس بارے میں احادیث سے کچھ روشنی ڈالتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی بیان کروں گا۔

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والوں سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی تو دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کر۔ (مسند احمد بن حنبل)

فرمایا کہ تمہارا مقام اس طرح بنے گا تم ہر اس شخص سے جو کسی بھی طریق سے تمہارے ساتھ برا سلوک کرتا ہے، تمہارے سے تعلق توڑتا ہے، تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، تمہارے ساتھ لڑنے مارنے پر آمادہ ہے تمہیں طاقت ہے تو پھر بھی تم اس سے درگزر کرو اور یہی نیکی کا اعلیٰ معیار ہے۔ پھر فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ اگر تم معاف کر دو گے تو تمہاری اس حرکت کی فضیلت صرف میری نظر میں ہے یا خدا کی نظر میں ہے بلکہ یاد رکھو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو معاف کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی تمہاری عزت پہلے سے زیادہ قائم کرے گا کیونکہ عزت اور ذلت سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (مسند احمد بن حنبل)

حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں خرچ سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا ایک خادم ہے جو غلط کام کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 90 مطبوعہ بیروت)

جو اپنے ملازمین پہ بلاوجہ سختیاں کرتے ہیں ان کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے۔ جو اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک نہیں کرتے ان کو بھی اس بات پہ نظر رکھنی چاہئے۔

ایک اور روایت حضرت ابو بکرؓ کے بارے میں ہے۔ حضرت ابو بکرؓ سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی دوست، ساتھی اور رفیق نہیں تھا۔ ہجرت کے دوران بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپؐ کا ساتھ دیا اور آپؐ کے ساتھ رہے اور قربانیاں کیں۔ آنحضرت ﷺ آپؓ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، ایمان بھی لائے تو بغیر کسی دلیل کے، تو ان سب باتوں کے باوجود کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت تعلق اور پیار تھا، اور آپؐ خلق عظیم پر قائم تھے اس لئے اپنے قریبیوں سے بھی اعلیٰ اخلاق کی توقع کرتے تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابو بکرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہنا شروع کیا حضورؐ اس کی باتیں سن کر تعجب کے ساتھ مسکرا رہے تھے، جب اس شخص نے بہت کچھ کہہ لیا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس کی ایک آدھ بات کا جواب دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا اور آپ مجلس سے تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکرؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے، عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ آپ کی موجودگی میں مجھے برا بھلا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے مسکرا رہے تھے لیکن جب میں نے جواب دیا تو آپ غصے ہو گئے اس پر آپ نے فرمایا وہ گالی دے رہا تھا تم خاموش تھے تو خدا کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے

جواب دے رہا تھا لیکن جب تم نے اس کو الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا۔

(مشکوٰۃ۔ ابو ہریرہ)

اور جب شیطان آ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں بیٹھنے کا کوئی مطلب نہیں تھا۔ یہ ہیں وہ معیار جو آپؐ نے اپنے صحابہؓ میں پیدا کئے اور پیدا کرنے کی کوشش کی اور یہی ہیں وہ معیار جن کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

پھر ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے رسول اللہؐ کی توریت میں بیان فرمودہ علامت پوچھی گئی تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی تندخو اور سخت دل نہ ہوگا۔ نہ بازاروں میں شور کرنے والا، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا بلکہ عفو اور بخشش سے کام لے گا۔

(بخاری کتاب البیوع باب کراھیة الشعب فی السوق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس بات کی گواہ ہے بلکہ آپ نے تو اپنے جانی دشمنوں تک کو معاف فرمایا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔(مسلم کتاب الفضائل باب 20 صفحہ 92) اب دیکھیں وہ یہودیہ جس نے گوشت میں زہر ملا کر آپ کو کھلانے کی کوشش کی تھی اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا بھی، اس کا اثر بھی ہوا، بہرحال آپ نے اسے بھی معاف فرما دیا۔

حضرت معاذ بن رفاعہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ منبر پر چڑھے اور پھر بے اختیار رو دیئے اور فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال جب منبر پر چڑھے تو رونے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو مل سکتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنؓ کے حق میں بددعا کرنے والوں کو کہا میں دنیا میں لعنت کے لئے نہیں بلکہ رحمت کے لئے آیا ہوں۔

(صحیح بخاری بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو ذاتی دشمنوں پر بھی محیط تھا۔ اس لئے دشمنوں کو بھی آپ کے اس خلق کا پتہ تھا کہ آپ میں یہ بہت اعلیٰ خلق ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کو جرأت پیدا ہوتی تھی کہ وہ باوجود دشمنوں کے آپ کے سامنے آ کے معافی مانگ لیا کرتے تھے۔

ایک مثال دیکھیں کہ ھبار بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہو گیا اور بالآخر یہی چوٹ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ اس جرم کی بنا پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا مگر پھر آپ کے عفو اور رحم کا خیال مجھے آپ کے پاس واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے خدا نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرمایا، بخش دیا اور فرمایا جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا۔ اللہ کا یہ احسان ہے جس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 106 مطبوعہ بیروت)

اپنی بیٹی کے قاتل کو معاف کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن کیونکہ آپ عفو کی تعلیم دیتے تھے اس لئے خود کر کے دکھایا کیونکہ اصل مقصد تو اصلاح ہے جب آپ نے دیکھا کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے تو بیٹی کا خون بھی معاف کیا اور بعض حالات میں دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی۔

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث کو بلوایا اور فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ۔ جب وہ شخص قاتل کو لے کر جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل ہی کرو گے؟ اس نے کہا جی حضور! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ، چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو یہ اپنے گناہ اور اپنے مقتول ساتھی کے گناہ کے ساتھ لوٹتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الدیات باب الامام یامر بالعفو)

پھر ایک اور اعلیٰ مثال دیکھیں۔ عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح کاتب وحی تھا مگر بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے کفار مکہ سے جا ملا اور وہاں جا کر کھلے بندوں یہ کہنے لگا کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ دی جاتی تھی (نعوذ باللہ)۔ اس کی ایسی حرکتوں پر اسے واجب القتل قرار دیا گیا اور بعض مسلمانوں نے یہ نذر مانی کہ اس دشمن خدا اور رسول کو قتل کریں گے مگر اس نے اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان غنیؓ کی پناہ میں آ کر معافی کی درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی اس بار بار کی درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں حضورؐ نے بھی اسے معاف فرما دیا اور اس کی بیعت قبول فرما لی۔ بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنے سے کتراتا تھا مگر جب معاف کر دیا تو پھر دیکھیں کیا رویہ ہے۔ آپؐ نے اسے نہایت محبت سے پیغام بھجوایا کہ اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے اس لئے تم شرمندہ ہو کے گھبراؤ نہ، چھپو نہیں۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 102-104۔ بیروت)

پھر ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا۔ وہ ابھارنے کے لئے اشعار پڑھتی تھی۔ مردوں کو انگیخت کیا کرتی تھی کہ اگر فتح مند ہو کے لوٹو گے تو تمہارا استقبال کریں گے ورنہ نہیں ہمیشہ کی جدائی اختیار کر لیں گی۔

(السیرۃ النبویہ ابن ھشام جلد 3 صفحہ 151۔ دار المعرفة بیروت)

جنگ احد میں اسی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کا مثلہ کیا، اس نے ان کے ناک، کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑ دیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبا لیا۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی بیعت لے رہے تھے تو یہ ہند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی، کیونکہ اس کے جرائم کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارے میں استفسار کیا۔ نبی کریمؐ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ہند کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتی تو آپؐ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں جو پہلے گزر چکا آپ اس سے درگزر فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کو بھی معاف فرما دیا اور ہند پر آپ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔ واپس گھر جا کر اس نے تمام بت توڑ دیئے۔

اسی شام جب اس نے بیعت کی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضیافت کا اہتمام بھی کیا اور خاص طور پر دو بکرے ذبح کروائے اور بھون کر حضور کی خدمت میں بھجوائے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آج کل جانور کم ہیں اس لئے حقیر سا تحفہ بھیج رہی ہوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دعا دی اور عفو کا یہ سلوک دیکھیں کہ نہ صرف معاف کیا بلکہ اس کو دعا بھی دی۔ کہ اے اللہ ہند

کے بکریوں کے ریوڑ میں بہت برکت ڈال دے، چنانچہ اس دعا کے نتیجے میں بہت برکت پڑی اور اس سے بکریاں سنبھالی نہ جاتی تھیں۔

(سیرۃ الحلبیہ جلد3 صفحہ 118۔ مطبوعہ بیروت)

کعب بن زہیر ایک مشہور عرب شاعر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان خواتین کی عزت پر حملہ کرتے ہوئے گندے اشعار کہا کرتے تھے اس بنا پر رسول اللہ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا۔ کعب کے بھائی نے اسے لکھا کہ مکہ فتح ہو چکا ہے اس لئے تم آ کر رسول اللہ سے معافی مانگ لو، چنانچہ وہ مدینے آ کر اپنے جاننے والے کے پاس آ کر ٹھہرا اور فجر کی نماز نبی کریم کے ساتھ مسجد نبوی میں جا کر ادا کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا تعارف کرائے بغیر یہ کہا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے اگر اسے اجازت ہو تو اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ (آپؐ اس کو شکل سے نہیں پہچانتے تھے) آپؐ نے فرمایا ہاں۔ تو وہ کہنے لگا کہ میں ہی کعب بن زہیر ہوں یہ سنتے ہی ایک انصاری کیونکہ اس کے قتل کا حکم تھا اس کو قتل کرنے کے لئے اٹھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اب چھوڑ دو یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے۔ پھر اس نے ایک قصیدہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر انعام کے طور پر اس کے اوپر ڈال دی اور اس طرح یہ دشمن بھی معافی کے ساتھ ساتھ انعام لے کر واپس آیا۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 214-215)

پھر عبداللہ بن ابی بن سلول نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا زیادتیاں نہیں کیں، ہر ایک جانتا ہے لیکن آپ نے اسے بھی معاف فرمایا، ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اس کی تمام تر گستاخیوں اور شرارتوں کے باوجود اس کی وفات پر اس کا جنازہ پڑھایا حضرت عمرؓ کو اس بات کا بڑا غصہ تھا آپ بار بار اصرار کیا کرتے تھے کہ حضور اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ اور حضرت عمرؓ اس کی زیادتیاں بھی آپؐ کے سامنے پیش کیا کرتے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے عمر! پیچھے ہٹ جاؤ مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو برابر ہے اگر تم ستر مرتبہ بھی استغفار کرو تو اللہ ان کو نہیں بخشے گا۔ پھر فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہو کہ ستر سے زائد مرتبہ استغفار سے یہ بخشے جائیں گے تو میں ستر سے زائد بار استغفار کروں۔ پھر بھی آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا اور جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے۔

(بخاری کتاب الجنائز)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی تو بے انتہا مثالیں ہیں کس کس کو بیان کیا جائے ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ یہ اس تعلیم کا عملی نمونہ تھا جسے لے کر آپ آئے تھے۔ اس تعلیم کو آج پھر ہر احمدی نے اس معاشرے میں جاری کرنا ہے اپنے پہ لاگو کرنا ہے۔ کیونکہ زمانے کے امام کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے کہ اس تعلیم کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں گے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکتے ہوئے اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔ درگزر اور عفو کی عادت ڈالیں۔ یہ نہیں ہے کہ چونکہ جماعت میں قضا کا یا امور عامہ کا یا اصلاح وارشاد یا تربیت کا شعبہ قائم ہے اس لئے ضرور ان کو مصروف رکھنا ہے۔ ذرا ذرا سی باتوں کے جھگڑے لے کر ان تک پہنچ جانا ہے۔ میرے خیال میں تو ذرا سی بھی برداشت کا مادہ پیدا ہو جائے تو آدھے سے زیادہ مسائل اور جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں گو دوسروں کی نسبت یہ جھگڑے بہت کم ہوتے ہیں۔ ان میں سے بھی آدھے جھڑ سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود حضرت ابوبکرؓ کے نمونے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی، اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے اور ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ ابوبکرؓ کے گھر سے دو وقت روٹی کھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اس کی خطا پر قسم کھائی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا (۔) اور پھر حضرت ابوبکرؓ نے اپنے عہد کو توڑ دیا اور بدستور اس کو روٹی جاری کر دی کھانا کھلانا شروع کر دیا۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 181)

پھر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئی ہیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا مگر ان کو ﴿اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے **نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے**، چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضورؐ کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

اب حضرت مسیح موعود کے عفو کی چند مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔ کہ ایک عورت نے حضرت مسیح موعود کے گھر سے کچھ چاول چرائے، چور کا دل نہیں ہوتا اس لئے اس کے اعضاء میں غیر معمولی قسم کی بیتابی اور اس کا ادھر ادھر دیکھنا بھی خاص وضع کا ہوتا ہے۔ یعنی وہ چوری کرے تو اس کے ایکشنز (Actions) اور طرح کے ہو جاتے ہیں۔ کسی دوسرے تیز نظر نے تاڑ لیا اور پکڑ لیا۔ وہ وہاں موجود تھا۔ اس کی تیز نظر تھی اس کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے اور شور پڑ گیا۔ اس کی بغل میں سے کوئی پندرہ سیر کے قریب چاولوں کی گٹھڑی نکلی اور اس کو ملامت اور پھٹکار شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود بھی کسی وجہ سے ادھر تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا واقعہ ہے تو لوگوں نے یہ بتایا تو فرمایا کہ یہ محتاج ہے کچھ تھوڑے سے اسے دے دو اور نصیحت نہ کرو یعنی بلاوجہ اس کو کچھ کہو نہ۔ اور خدا تعالیٰ کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد اول صفحہ 105-106)

پھر خان صاحب اکبر خان صاحب نے بتایا کہ (۔) مبارک کی اوپر کی چھت پر حضرت اقدس کے مکان تک جانے کے لئے پہلے بھی اسی طرح ایک راستہ ہوتا تھا۔ ایک دفعہ لالٹین اٹھا کر حضرت اقدس کو راستہ دکھانے لگے۔ اتفاق سے لالٹین ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور لکڑی پر تیل پڑا اور اوپر نیچے سے آگ لگ گئی۔ کہتے ہیں بہت پریشان ہوا۔ بعض اور لوگ بھی بولنے لگے لیکن حضور نے فرمایا خیر ایسے واقعات ہو ہی جاتے ہیں۔ مکان بچ گیا اور ان کو کچھ نہ کہا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد اول صفحہ 104)

خان اکبر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وطن چھوڑ کر قادیان آ گئے تو ہم کو حضرت اقدس نے اپنے مکان میں ٹھہرایا۔ حضور کا قاعدہ یہ تھا کہ رات کو عموماً موم بتی جلا لیا کرتے تھے۔ اور بہت سی موم بتیاں اکٹھی روشن کر دیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں میں میں آیا میری لڑکی بہت چھوٹی تھی ایک دفعہ حضرت اقدس کے کمرے میں بتی جلا کر رکھ آئی، اتفاق ایسا ہوا کہ وہ بتی گر پڑی۔ اور حضور کی کتابوں کے بہت سارے مسودات اور چند اور چیزیں جل گئیں اور نقصان ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ یہ تو سارا نقصان ہو گیا ہے۔ سب کو بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ شروع ہو گئی یہ کہتے ہیں کہ میری بیوی اور لڑکی بھی بہت پریشان تھی کہ حضور اپنی کتابوں کے مسودات بڑی احتیاط سے رکھا کرتے تھے وہ سارے جل گئے ہیں لیکن جب حضور کو اس بات کا علم ہوا تو کچھ نہیں فرمایا سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ کوئی اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد اول صفحہ 103)

پھر دیکھیں آپ کے مخالف اور معاند مولوی محمد حسین بٹالوی ہماری جماعت میں ان کو جانتے ہیں وہ جوانی میں حضرت مسیح موعود کے دوست اور ہم مکتب تھے یعنی اکٹھے پڑھا کرتے تھے اور حضور کی پہلی تصنیف ''براہین احمدیہ'' پر انہوں نے بڑا شاندار ریویو بھی لکھا تھا اور یہاں تک لکھا تھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں (۔) کی تائید میں کوئی کتاب اس شان کی نہیں لکھی گئی۔ مگر مسیح موعود کے دعویٰ پر یہی مولوی صاحب مخالف ہو گئے اور مخالف بھی ایسے کہ انتہا کو پہنچ گئے اور حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا اور دجال وغیرہ کہا (نعوذ باللہ) اس طرح سارے ملک میں مخالفت کی آگ بھڑکائی۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمے میں بھی مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب عیسائیوں کی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر احمدی بزرگ تھے، مولوی محمد حسین کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے ان کے حسب ونسب کے بارے میں بعض طعن آمیز سوالات کرنے لگے مگر حضرت مسیح موعود نے انہیں روک دیا کہ میں آپ کو ایسے سوالات کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور یہ کہتے ہوئے آپ نے جلدی سے اپنا ہاتھ مولوی فضل دین صاحب کے منہ پر رکھا کہ کہیں ان کی زبان سے کوئی ایسا فقرہ نکل نہ جائے۔ تو اس طرح آپ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر اپنے جانی دشمن کی عزت وآبرو کی حفاظت فرمایا کرتے تھے اور یہاں بھی فرمائی۔ اس کے بعد مولوی فضل دین صاحب موصوف ہمیشہ یہ واقعہ حیرت سے ذکر کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے۔ اور اس کے جواب میں اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اس پر بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ میں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 53 تا 55)

حضور فرماتے ہیں کہ (۔) یعنی مومن وہی ہیں جو غصہ کو کھا جاتے ہیں اور یا وہ گو ظالم طبع لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور بے ہودگی کا بے ہودگی سے جواب نہیں دیتے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 126)

فرمایا ہم دنیا میں دیکھتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان سے ایک دو مرتبہ عفو ودرگزر کیا جائے اور نیک سلوک کیا جائے تو اطاعت میں ترقی کرتے اور اپنے فرائض کو پوری طرح سے ادا کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض شرارت میں اور بھی زیادہ ترقی کرتے اور احکام کی پرواہ نہ کر کے ان کو توڑ دینے کی طرف دوڑتے ہیں۔ اب اگر ایک خدمت گار کو جو نہایت شریف الطبع آدمی ہے اور اتفاقاً اس سے غلطی ہو گئی ہے اسے اٹھ کر مارنے اور پیٹنے لگ جائیں تو کیا وہ کام دے سکے گا، نہیں، بلکہ اسے تو عفو ودرگزر کرنا ہی اس کے واسطے مفید اور اس کی اصلاح کا موجب ہے۔ مگر ایک شریر کو جس کا بارہا تجربہ ہو گیا ہے کہ وہ عفو سے نہیں سمجھا بلکہ اور بھی شرارت میں قدم آگے رکھتا ہے اس کو ضرور سزا دینی پڑے گی اور اس کے واسطے مناسب یہی ہے کہ سزا دی جاوے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 256۔ جدید ایڈیشن)

پھر آپ نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے، تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصے کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اول اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ (یعنی جماعت کے ممبران کی اصلاح ان کے اخلاق سے شروع ہوتی ہے) چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے ہی خدا کا بھی قانون ہے، جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہو گی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں، خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے ان باتوں سے صرف شماتت اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود ہی قریب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے (۔) (بنی اسرائیل: 85). بعض آدمی کسی قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور، اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا، لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 126 تا 129)۔ اصلاح کی کوشش کرو تو اصلاح ہو سکتی ہے۔

پھر فرمایا تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13 جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ بلند حوصلگی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو ہمیشہ اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ پیروی کرنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے والے بنیں۔ آمین

یہود وہنود کے نظریات میں عجیب مماثلت

حضرت مسیح موعود کا ایک فکر انگیز اقتباس جس کا مطالعہ اکیسویں صدی کے ماحول میں از بس ضروری ہے۔

''جن زمانوں میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر تھا۔ اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر یک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی مگر اس حصر کا آخر کار نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے اطلاع پا گیا۔ اور ممالک مختلفہ کے لوگ ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے۔ تب ان کے لئے یہ مشکل پڑی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کے مذہب کی تصدیق کر سکے۔ کیونکہ ہر یک مذہب کے لئے جو شاعرانہ طور پر مبالغہ کر کے خصوصیتیں اور فضیلتیں مقرر ہو چکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ سہل کام نہ تھا۔ اس لئے ہر یک اہل مذہب نے دوسرے مذہب کی تکذیب پر کمر بستہ کی۔ ہندوستان کے مذہب نے ہمچو من دیگرے نیست کا جھنڈا کر دیا۔ اور سلسلہ پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی محدود رکھا اور اپنے مذہب کی اتنی لمبی تاریخ بتلائی کہ وید کی تاریخ بتلانے والے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔

ادھر عبرانیوں کے مذہب نے حد ہی کر دی کہ ہمیشہ کے لئے خدا کا تخت گاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حلقہ وہ اصلاح بنی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر الہام اور خدا کی وحی کی مہر لگ گئی اور جو دوسرا اٹھے وہ کاذب کہلاوے۔

ایسا ہی آریہ ورت میں بھی بعینہ یہی خیالات شائع ہو گئے جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کی رو سے پرمیشر صرف آریہ ورت کا ہی راجہ ہے اور راجہ بھی ایسا جس کو دوسرے ملکوں کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پرمیشر ہے اس کو آریہ ورت کی ہی آب وہوا پسند آ گئی ہے۔ وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے ملکوں میں بھی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔

دوستو! برائے خدا یہ سوچ کر دیکھو کہ کیا یہ عقائد ایسے ہیں جن کو انسانی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کانشنس ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے''

(پیغام صلح صفحہ 19-20)

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل وجاں اس پہ قرباں ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36241 میں امیر بی بی زوجہ مہر مختار احمد قوم جھمبھ پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مختار آباد ضلع خانیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ امیر بی بی زوجہ مہر مختار احمد مختار آباد ضلع خانیوال گواہ شد نمبر 1 مہر مختار احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 مہر مقبول احمد ولد مہر پہلوان چاہ سلطان والا ضلع خانیوال

مسل نمبر 36243 میں سید شاہ زیب اعظم ولد سید محمد اعظم گیلانی شاہ قوم سید پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید شاہ زیب اعظم ولد سید محمد اعظم گیلانی شاہ ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 وزیر احمد رند ولد کریم بخش خان رند ڈیرہ غازی خان

مسل نمبر 36244 میں محمد صابر ولد فتح محمد قوم لسکانی بلوچ پیشہ دوکانداری عمر 25 سال بیعت 1986ء ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد صابر ولد فتح محمد ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 عبدالرشید ولد عبدالمجید خان ڈیرہ غازی خان

مسل نمبر 36245 میں نورین ارشد زوجہ عبداللطیف ارشد قوم منگوٹھہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نورین ارشد زوجہ عبداللطیف ارشد ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف ارشد خاوند موصیہ

مسل نمبر 36246 میں امتہ الکافی آسیہ بنت محمد عمر قوم راجپوت پیشہ سرکاری ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجاہد آباد کالونی ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد امتہ الکافی آسیہ بنت محمد عمر ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد معین وصیت نمبر 30261 گواہ شد نمبر 2 محمد عمر والد موصیہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ظہیر احمد بابر صاحب مربی سلسلہ نظارت دعوت الی اللہ لکھتے ہیں مکرم راجہ رشید احمد صاحب آف کڑیانوالہ ضلع گجرات 11 اپریل 2004ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 82 سال تھی۔ آپ مکرم ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود رئیس کڑیانوالہ کے بیٹے تھے۔ بیت المہدی میں آپ کی نماز جنازہ مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے پڑھائی اور عام قبرستان ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ بعد از تدفین مکرم مولانا صدیق منور صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے سوگواران میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ جو سب شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین سے سرفراز فرمائے۔ آمین

مکرم عبد القیوم صاحب ٹاؤن شپ لاہور لکھتے ہیں۔ میری اہلیہ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ جو مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ کی سب سے چھوٹی ہمشیرہ تھیں مورخہ 14۔ اپریل 2004ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ جنازہ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب نے ٹاؤن شپ لاہور میں میرے گھر مغل ہاؤس کے سامنے پڑھایا۔ ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد مکرم صوفی محمد الحق صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نہایت بااخلاق سب رشتہ داروں سے محبت کرنے والی اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ نے تین لڑکے جو سب شادی شدہ ہیں اور ایک بچی غیر شادی شدہ یادگار چھوڑی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے اور ہم کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا کریں۔

نکاح

مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب سیکرٹری وقف جدید، وقف نو دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ رابعہ تحسین صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم کاشف احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد ارشد صاحب آف کینیڈا مورخہ 18۔ اپریل 2004ء کو بیت گلاب دارالفتوح ربوہ میں مکرم چوہدری فضل الٰہی عارف صاحب نے بعوض 6000 کینیڈین ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تلاش گمشدہ

مکرم دین محمد صاحب کشمیری مورخہ 13۔ اپریل 2004ء سے بیت الکرامہ دارالضیافت سے لاپتہ ہیں۔ جس دوست کو بھی ان کا علم ہو وہ خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ (نائب ناظر ضیافت ربوہ)

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے قیمتی زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کالھیاں والا۔ سیالکوٹ

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

مرض اٹھراء کا شافی علاج

رعایتی قیمت	پیکنگ	
Rs.25/-	20 گولی	GHP 178/GH
Rs.100/-	30 کیپسول	GHP 278/GH
Rs.25/-	20ML	GHP 378/GH
Rs.100/-	20ML	GHP 478/GH

تین ادویات پر مشتمل تین ماہ کا علاج مع ڈاک خرچ

عام: -/500 روپے فورٹ: -/1200

212399

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔اپریل 2004ء

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:25
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	4:47
غروب آفتاب	6:48
وقت عشاء	8:16

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع اسلام آباد کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرم شہزاد احمد صاحب ٹیوب ویل آپریٹر نظامت جائیداد دارالصدر غربی لطیف لکھتے ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی کے بعد مورخہ 25 مارچ بروز جمعرات کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبائل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم محمد رفیع صاحب دارالصدر غربی کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب دارالفضل غربی کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک و صالح، دین کے خادم اور صحت و تندرستی والی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد صاحب ڈرائیور ایوان محمود ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی تایازاد ہمشیرہ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا عبدالغفور صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ایک سال سے بعارضہ خرابی جگر اور ذیابیطس بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ کمزوری کافی ہے اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

اکسیر اولاد نرینہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434 FAX:213966

آپ کی خدمت ایک نئے انداز میں
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم اب ایک اور انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کھانا پکانے اور بہترین کراکری
رشید برادرز ٹینٹ سروس
211584

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

STUDY ABROAD
Study in UK, Cyprus, Turkey, Australia
Diploma / BSC/ BBA / MBA / Engn. /MS/ Ph.D
CAPITAL CONSULTANT- Islamabad
Call:Tahir Mansoor Cell:03204905920: 03008543974:
Off:051-2871193-4 Res:051-2212218 Info@capital-consultant.com

انگلینڈ کے بعد الحمدللہ لاہور میں نئی برانچ کے افتتاح کی خوشی میں احمدی بہن بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
دلہن جیولرز
ہمارے ہاں 22 قیراط کے زیورات
جدید ترین ڈیزائن
ڈائمنڈ کی ورائٹی دستیاب ہے
1-Gold Pal... Chowk, Main ... Boulevard, Defence Society, Lahore Cantt.
Dulhan Jewellers
TEL:042-6684032 Mob:0300-9491442

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر۔ فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہوں گے
فون: 7223347-7239347-7354873

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنڈ کی 04524-214510-04942-423173

سی پی ایل نمبر 29

خاموش قاتل
ہیپاٹائٹس بی، سی
لاعلاج مرض
مگر اب
قابل علاج مرض ہے
امراض جگر۔ معدہ۔ آنت۔ گردہ اور مثانہ
حاد اور مزمن امراض کے علاج کا
معیاری اور جدید مرکز
وقف نو کے تمام بچوں کیلئے تمام سہولیات فری ہیں ہر قسم کی معلومات کیلئے رابطہ کریں
ہیپا کیئر سنٹر
شان پلازہ، بالمقابل P.S.O پٹرول پمپ
سانده روڈ۔ لاہور 042-7113148
اوقات کار: صبح 9:00 بجے تا رات 9:00 بجے

برائے فروخت
اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، ہلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون 04524-213158

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ